

جی۔ گلڈ اسٹیکسٹائل ایجنسی

بنام

ریاست آندھرا پردیش

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

سیلز ٹیکس - غیر مقیم پرنسپل کا ایجنٹ - ذمہ داری - مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 (مدراس 9 آف 1939)، دفعہ 14 اے۔

درخواست گزار آندھرا پردیش میں کچھ غیر مقیم پرنسپلوں کا ایجنٹ تھا جو کپڑے کے ڈیلر تھے۔ اسے کچھ معاملوں میں بک کیے گئے احکامات پر کمیشن ملا اور کچھ میں علاقے میں پرنسپلوں کی طرف سے کی جانے والی تمام فروخت پر کمیشن ملا۔ ایک طرح کا لین دین جو اس نے اپنے کاروبار کے دوران ریاست میں خریداروں کو اس کے پرنسپل کے ذریعہ فروخت کیے جانے والے سامان سے متعلق تھا۔ ان ٹرانزیکشنز میں درخواست گزار نے بنگلہ آرڈرز کے علاوہ ریلوے کی رسیدیں بھی باہر کے پرنسپلز سے وصول کیں، انہیں خریداروں کے حوالے کیا اور بعض اوقات رقم وصول کر کے باہر کے پرنسپلز کو منتقل کر دی۔ درخواست گزار کو 1954-55 اور 1955-56 کے کاروبار پر سیلز ٹیکس کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ سوال یہ تھا کہ کیا اس طرح کے لین دین میں درخواست گزار مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ، 1939 کی دفعہ 14 اے کے تحت ڈیلر تھا۔ ٹریبونل نے کہا کہ اپیل کنندہ ایسا ڈیلر تھا اور ہائی کورٹ نے اس فیصلے کی توثیق کرتے ہوئے کہا کہ غیر رہائشی پرنسپل ریاست میں فروخت کا کاروبار کر رہے تھے اور زیر بحث فروخت اپیل کنندہ کی طرف سے پرنسپل کی طرف سے یا اس کی اپنی طرف سے تھی اور اپیل کنندہ دونوں صورتوں میں ذمہ دار تھا۔

کہا کہ ہائی کورٹ نے اس معاملے پر صحیح نقطہ نظر اختیار کیا ہے۔

ایکٹ کے سیکشن 14A نے ایجنٹ کو فرضی طور پر ایک ڈیلر کے طور پر اس کے ذریعہ بیان کردہ حالات میں ذمہ دار بنایا، اور ایجنٹ اس بات سے قطع نظر کہ اس کے کاروبار کا ٹرن اوور ایکٹ کے ذریعہ تجویز کردہ کم از کم سے زیادہ یا کم تھا۔

مہادیال پریم چندرا بنام کمرشل ٹیکس آفیسر کلکتہ، (1959) ایس سی آر 551، ممتاز۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 1961 کی دیوانی اپیلیٹس نمبر 397 اور 398۔

آندھرا پردیش کے 19 ستمبر، 1908 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیلیٹس۔

پردیش ہائی کورٹ نے 1956 کے ٹیکس نظر ثانی کے مقدمات نمبر 62 اور 63 میں فیصلہ کیا۔

درخواست گزاروں کی طرف سے بی۔ سین اور بی۔ پی۔ مہیشوری۔

جواب دہندگان کے لئے کے۔ این۔ راجا گوپالا شاستری اور ڈی۔ گپتا۔

19 اپریل 1962ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

جسٹس ہدایت اللہ: خصوصی اجازت کے ساتھ یہ دونوں اپیلیٹس میسرز جی گلڈا ٹیکسٹائل اینڈ جینری، وجئے واڑہ نے ریاست آندھرا پردیش کے خلاف دائر کی ہیں۔ انہیں مدراس جنرل سیز ٹیکس ایکٹ، 1939 (9 آف 1939) کی دفعہ 12-بی (1) کے تحت دائرہ نظر ثانیوں میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے مشترکہ حکم کے خلاف ہدایت دی گئی ہے۔

یہ معاملہ 55-1954 کے سالوں کے لئے درخواست گزار سے سیلز ٹیکس وصول کرنے سے متعلق ہے۔ اور 56-1955۔ درخواست گزار کی غیر مقیم پرنسپلوں کا ایجنٹ تھا، جن کی طرف سے اس نے آرڈر بک کیے اور انڈینٹس سے نمٹا۔ غیر مقیم پرنسپلز اور اپیل کنندہ کے درمیان معاہدے ہوئے تھے، اور خطوط میں شامل اس طرح کے تین معاہدوں کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے، اور اقتباسات اے-3، اے-3 (اے) اور اے-3 (بی) کو نشان زد کیا گیا ہے۔ ان معاہدوں کے تحت درخواست گزار کو آندھرا پردیش میں کپڑے کے تاجروں کے لیے انڈینٹنگ ایجنٹ کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، جو آندھرا پردیش سے باہر رہتے تھے اور کاروبار کرتے تھے۔ آرڈر بک کرنے اور انہیں پرنسپلوں کو بھیجنے کی ضرورت تھی، آندھرا پردیش بھیجے گئے سامان کی فروخت پر کمیشن وصول کرنا تھا۔ کچھ معاملوں میں، یہ کمیشن صرف اپیل کنندہ کے ذریعے بک کیے گئے احکامات پر دستیاب تھا، اور دوسروں میں، اس علاقے میں پرنسپلوں کے ذریعے کی جانے والی تمام فروخت پر۔ درخواست گزار نے تین مختلف طریقوں سے کاروبار کیا، جسے کیس میں تین الگ الگ زمروں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ پہلی کمیٹیگری میں اپیل کنندہ نے ریلوے سے سامان کی ڈیوری لی، انہیں اپنے گوداموں میں ذخیرہ کیا، خریداروں کو تلاش کیا اور خریداروں تک سامان پہنچایا۔ فروخت کی اس قسم کو مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت رکھا گیا تھا اور اپیل کنندہ ٹیکس کا ذمہ دار تھا۔ اپیل گزار فیصلے کے اس حصے پر سوال نہیں اٹھاتا۔ دوسری قسم یہ تھی کہ اس نے صرف آرڈر بک کیے اور وہاں بمبئی بھیج دیا اور پرنسپلوں نے بینک کے ذریعے ریلوے رسیدوں کے ساتھ سامان آندھرا پردیش کے خریداروں کو بھیجا۔ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے مطابق درخواست گزار کا تعلق اسے "ڈیلر" بنانے کے لئے کافی نہیں سمجھا جاتا تھا، اور اس طرح کی فروخت کو ٹرن اوور سے خارج کر دیا گیا تھا۔ لہذا اس زمرے کے بارے میں کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا۔ تیسری قسم بیرونی ڈیلرز کے ذریعے ریاست میں خریداروں کو فروخت کی جانے والی اشیاء سے متعلق ہے۔ ان ٹرانزیکشنز میں درخواست گزار نے بنگلہ آرڈر کے علاوہ ریلوے کی رسیدیں باہر کے پرنسپل سے حاصل کیں، انہیں خریداروں کے حوالے کیا اور بعض اوقات رقم وصول کر کے باہر کے پرنسپل کو منتقل کر دی۔ اس میں شامل مدت سیلز ٹیکس ویلڈیشن ایکٹ، 1956 (7 آف 1956) کے تحت احاطہ کیا گیا ہے، اور آئین کے تحت کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔ سوال صرف یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ مدراس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 14-اے کے تحت آتا ہے، اور ڈیلر کی حیثیت سے ٹیکس ایکٹ کا ذمہ دار ہے۔

واضح رہے کہ درخواست گزار نے اس کے اور غیر رہائشی پرنسپلوں کے درمیان کوئی خط و کتابت یا وہ کورنگ لیٹر پیش نہیں کیے جو زیادہ تر یلوے رسیدوں کے ساتھ بھیجے گئے ہیں۔ لہذا مدر اس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ ریلوے کی جو رسیدیں بھیجی گئی تھیں، ان کی فروخت کنندگان کی جانب سے اپیل کنندہ کے حق میں یا خالی طور پر توثیق کی جانی چاہیے، تاکہ اپیل کنندہ ریلوے سے سامان کا دعویٰ کر سکے یا ان سے بات چیت کر سکے۔ ٹریبونل نے اس سے پہلے کہا تھا کہ اپیل کنندہ

دفعہ 14-اے کے تحت اسے ”ڈیلر“ سمجھا جانا چاہئے اور اس طرح اس دفعہ کے تحت ٹیکس کا ذمہ دار ہونا چاہئے۔

ایکٹ کی دفعہ 14 اے درج ذیل ہے:

”کسی بھی شخص کے معاملے میں جو ریاست میں سامان کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا ہے لیکن اس سے باہر رہتا ہے (اس دفعہ میں بعد میں غیر رہائشی کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) اس ایکٹ کی دفعات مندرجہ ذیل ترامیم اور اضافے کے تابع ہوں گی، یعنی:

(1) غیر مقیم کے کاروبار کے سلسلے میں، ریاست میں رہنے والے اس کے ایجنٹ کو ڈیلر سمجھا جائے گا۔

(2) غیر رہائشی کے ایجنٹ کا اندازہ اس ایکٹ کے تحت ایسے غیر رہائشی کے کاروبار کے سلسلے میں عائد شرح یا شرح پرنسپل یا ٹیکس کے لئے کیا جائے گا جس میں ایجنٹ کا تعلق ہے، قطع نظر اس کے کہ ایسے کاروبار کے ٹرن اوور کی رقم دفعہ 3، ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ کم از کم رقم سے کم ہے۔

(3) اس کے دوسرے حقوق کے ساتھ تعصب کے بغیر کسی غیر رہائشی کے کسی بھی ایجنٹ کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اس ایکٹ کے تحت ایسے غیر رہائشی کے کاروبار کے سلسلے میں ایجنٹ کی جانب سے غیر رہائشی کو ادا

کی جانے والی کسی بھی رقم میں سے، ایجنٹ کے ذریعہ تشخیص کردہ یا ادا کردہ ٹیکس کی رقم کے برابر رقم برقرار رکھ سکتے ہیں۔

(4) اگر ریاست میں اس کاروبار کے سلسلے میں غیر مقیم شخص کی طرف سے کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا گیا ہوگا کیونکہ اس کا کاروبار دفعہ 3، ذیلی دفعہ (3) میں بیان کردہ کم از کم آمدنی سے کم ہونے کی وجہ سے ہے، تو وہ اپنے ایجنٹ کی طرف سے ادا کردہ ٹیکس یا ٹیکس کی رقم اسے واپس کرنے یا متعلقہ تشخیصی اتھارٹی کو دی گئی درخواست کا حقدار ہوگا، یا جہاں اس طرح کے ایک سے زیادہ اختیارات کا تعلق ہو، ایسے حکام میں سے کسی ایک کو جو ریاستی حکومت کی طرف سے عام یا خصوصی حکم کے ذریعہ اس سلسلے میں مجاز ہو۔

(5) درخواست سال کے اختتام سے بارہ ماہ کے اندر دی جائے گی جس میں ٹیکس یا ٹیکس یا اس کے کسی حصے کے غیر رہائشی کی طرف سے یا اس کی طرف سے ادائیگی کی گئی تھی۔

یہ دفعہ ایجنٹ کو دفعہ میں بیان کردہ حالات میں ایک ڈیلر کے طور پر فرضی طور پر ذمہ دار بناتی ہے، یعنی، ہو ریاست میں سامان خریدنے یا فروخت کرنے کا کاروبار کرنے والے غیر رہائشی شخص کی طرف سے کام کر رہا ہے۔ ایجنٹ کو ایکٹ کے تحت ایسے غیر رہائشی کے کاروبار کے سلسلے میں ٹیکس لگانے کا اندازہ لگایا جاتا ہے جس میں ایجنٹ کا تعلق ہے، قطع نظر اس کے کہ اس طرح کے کاروبار کا ٹرن اوور ایکٹ میں مقرر کردہ کم از کم سے کم سے زیادہ ہے یا کم ہے۔ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ فیصلہ کرنے کی پہلی بات یہ ہے کہ کیا اس معاملے کے حالات میں غیر رہائشی کو آندھرا پردیش میں فروخت کا کاروبار کرنے کے بارے میں کہا جاسکتا ہے، اور اس عدالت کے اس فیصلے پر بھروسہ کیا جاتا ہے جس کی اطلاع مہا دیال پریم چندر بمقابلہ کمرشل ٹیکس آفیسر، کلکتہ ((1959) ایس سی آر 551) میں دی گئی ہے۔ اس معاملے میں، اس عدالت کو بنگال فنانس (سیلز ٹیکس) ایکٹ، 1941 (1941) پر غور کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس کے علاوہ، ایجنٹ کو ایک دفعہ کے تحت پاپ ریزیڈنٹ پرنسپل سے متعلق سامان کی فروخت کے سلسلے میں ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا، جسے دفعہ کے ساتھ پری میٹریا کے طور پر لیا جاسکتا ہے، ہم غور کر رہے ہیں۔ اس عدالت نے کہا کہ کانپور ملز، جس کا ایجنٹ اس معاملے میں اپیل کنندہ تھا، مغربی بنگال میں سامان بیچنے کا کوئی کاروبار نہیں کر رہا تھا اور کانپور میں سامان بیچ رہا تھا اور اسے استعمال کے لئے مغربی بنگال بھیج رہا تھا۔ فیصلے کے اس حصے کو یہ ظاہر کرنے کے لئے بلایا گیا ہے کہ

مدرس جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت موجودہ معاملے میں ایجنٹ کی ذمہ داری کی پہلی شرط پوری نہیں کی گئی ہے۔ درخواست گزار کی بد قسمتی ہے کہ اس معاملے میں ہائی کورٹ کا واضح نتیجہ یہ ہے کہ غیر مقیم پرنسپل آندھرا پردیش میں فروخت کا کاروبار کر رہے تھے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا ہے کہ اگر غیر رہائشی پرنسپل اپنے نام سے ریلوے رسیدیں نکالتے ہیں، جس سے مالک رہنے اور سامان پر کنٹرول برقرار رکھنے کے اپنے ارادے کا اظہار ہوتا ہے، تو فروخت کو مکمل ہونے یا ریاست آندھرا پردیش میں ہونے کے لئے لیا جانا چاہئے۔ اس سے ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ نان ریزیڈنٹ پرنسپل آندھرا پردیش میں فروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی کہ چونکہ درخواست گزار نے احکامات حاصل کرنے کے بعد فروخت کنندگان سے ریلوے رسیدیں حاصل کیں اور انہیں خریداروں کے حوالے کیا اور بعض اوقات غور و خوض جمع کیا اور اسے فروخت کنندگان کو منتقل کیا، لہذا اس طرح فروخت کو ریاست میں یا تو اپیل کنندہ کی طرف سے یا غیر رہائشی پرنسپلوں کی طرف سے ہونا چاہئے۔ اور جو بھی نقطہ نظر درست ہو، اپیل کنندہ جیسا کہ ایجنٹ ایکٹ کے تحت ڈیلر کے طور پر ذمہ دار تھا۔ یا تو وہ خود ایک ڈیلر تھا، یا یہ دفعہ 14-اے کے ذریعہ بنائے گئے افسانے کے ذریعہ ڈیلر بن گیا، کیونکہ غیر مقیم پرنسپلوں نے ریاست آندھرا پردیش میں ہر معاملے میں کاروبار کیا تھا۔ اس عدالت کا مقدمہ جس پر انحصار کیا گیا ہے، اس کے اپنے حقائق پر منحصر ہے، اور موجودہ کیس میں ایک نتیجہ استعمال نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ایک کیس کے حقائق پر کوئی نتیجہ دوسرے کے حقائق پر لاگو نہیں کیا جاسکتا ہے۔

دفعہ 14-اے کی ذیلی دفعہ (2) کو ابتدائی حصے سے منسلک بتایا گیا تھا، اور یہ دلیل دی گئی تھی کہ ٹیکس غیر رہائشی کے کاروبار سے متعلق ٹرن اوور پر عائد کیا جاتا ہے، جو قابل ٹیکس علاقے میں غیر رہائشی کے ذریعہ کیا جاتا تھا۔ ہماری رائے میں، ایک بار جب یہ پتہ چل جاتا ہے کہ نان ریزیڈنٹ پرنسپل آندھرا پردیش میں فروخت کا کاروبار کرتا تھا اور اپیل کنندہ قبول شدہ ایجنٹ تھا جس کے ذریعے یہ کاروبار چلایا گیا تھا، تو باقی بغیر کسی مشکل کے آگے بڑھتا ہے۔ لہذا ہماری رائے میں ہائی کورٹ نے درخواست گزار سے ٹیکس وصولی کو برقرار رکھنے کا حق حاصل کیا، ہمارے اس فیصلے کے پیش نظر کہ اپیل کنندہ آخری زمرے میں ظاہر کیے گئے لین دین کے سلسلے میں دفعہ 14-اے کے چاروں اطراف کے اندر آتا ہے۔

اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں، اور کوٹ، ایک سماعت کی فیس کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔